یہ وطن تمہارا ہے!!!

بنت کشمیر

جانے کیا بات ہے کہ جب میں سوات یا وزیرستان کے ستم رسیدہ مسلمانوں کی حالت زار کے بارے میں سنتی ہوں تو میرے لئے آنسوؤں کو روکنا مشکل ہو جاتا ہے حالانکہ میرے اردگرد ہزاروں کشمیری مہاجرین بکھرے پڑے ہیں اور میری آنکھوں میں بھارتی فوج کی جانب سے کشمیری مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے قیامت خیز مظالم کی یادیں تازہ ہیں۔ کشمیری مہاجرین کو دیکھ کر مجھے اس قدر دکھ نہیں ہوتا جتنا، اپنوں کے ہاتھوں زخم خوردہ سوات کے مسلمانوں پر ہوتا ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ بھارتی فوج کے ظلم وستم نے ہمیں اپنے گھروں سے دور اپنے پیاروں سے جدا کر دیا۔ تب دل غم سے بھر جاتا ہے تو یہ بات ہمارے غم کا مداوا اور زخموں کا مرہم بن جاتی ہے کہ ہماری جنگ کفار سے ہے اور جہاد کشمیر غزوہ ہند ہے۔ غزوہ ہند جیسے مبارک عمل سے نسبت کے آگے یہ تمام ہیچ ہیں۔ مگر اہل سوات...... ہاں اہل سوات کے گھاؤ بہت گہرے ہیں۔ کیونکہ ان کو گھروں سے بے گھر کرنے اور ان کا مال واسباب تباہ کرنے والے کوئی ہندو کافر نہیں بلکہ ان کے اپنے کلمہ گو بھائی اور ہم وطن ہیں۔ یقیناً یہ بڑا دکھ ہے۔ مسلمانوں کو وطن میں بے وطن کرنے والے بھی پاکستانی...... اور ان کے لئے امداد جمع کرنے والے بھی پاکستانی۔ کچھ دن قبل ہمارے علاقے میں متاثرین کے لئے امدادی سامان اکٹھا کیا جا رہا تھا۔ لاؤڈ اسپیکر والی گاڑی گلی گلی کوچہ کوچہ اعلان کرتی جا رہی تھی۔ حضرات! مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، آج آپ کے مسلمان بھائی سخت مشکلات کا شکار ہیں، آگے بڑھ کر اپنے بھائیوں کی مدد کریں۔ یہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ مقرر خاموش ہوا تو ایک خوش آواز بچے نے (جو ان کے ساتھ ہی تھا) ترنم سے یہ ترانہ پڑھنا شروع کیا۔

یہ وطن تمہارا ہے تم ہو پاسباں اس کے
یہ چمن تمہارا ہے تم ہو نغمہ خواں اس کے

یہ اشعار سن کر ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں لگ گئیں۔ کون سا وطن اور کس کا وطن...... یہ وطن مسلمانوں کا ہوتا تو آج یہاں یہ سب کچھ نہ ہو رہا ہوتا۔ یہ پیارا وطن تو غداروں اور ایمان فروشوں نے کب بیچ ڈالا

ہے۔ہاں ضمیر فروش حکمران پاکستان کی غیرت،حمیت اور عزت کا کب کا سودا کر چکے ہیں۔کشمیر میں ہم جب پاکستانی مسلمانوں کی غیرت اور بہادری کے قصے سنتے تھے تو ظلم وجور کی گھٹاٹوپ اندھیروں میں امید کی کرن نظر آتی تھی۔کشمیری ماؤں، بہنوں کو یقین سا ہو چلا تھا کہ ہمارا محمد بن قاسم پاکستان سے ہی آئے گا اور ہمیں ہندی فوجوں کے نرغے سے آزاد کرائے گا۔کشمیری مسلمانوں کی نظریں پاکستان پر ہی لگی ہوئی تھیں۔بھارتی مظالم کا شکار ہونے والے آگ اور خون کی وادی سے ہجرت کر کے ''امن کا گہوارہ'' پاکستان میں آ کر سکون کا سانس لیتے تھے۔اس وقت پاکستان ظلم وتشدد کی آگ میں جھلسے ہوئے کشمیریوں کے لئے سایہ شجر کی مانند تھا۔لیکن بدقسمتی سے اس ملک کے حالات تیزی سے بدل گئے۔روشن خیالی کی اندھی دوڑ میں پاکستان اپنی قومی اور اسلامی روایات کو پاؤں تلے روندھتا چلا گیا۔اور پھر بے ضمیر حکمرانوں کے سیاہ کرتوتوں نے اس چمن کی بہاروں کو خزاں میں بدل دیا۔نوجوانوں نے غیرت اور بہادری کو چھوڑ کر بزدلی اور بے غیرتی کو اپنا شیوہ اور شعار بنالیا۔آج ہندو بنیا خوش اور مسرور ہے کہ پاکستانی آپس میں دست وگریباں ہیں۔اب پاکستان سے کوئی شہباز جرنیل بھارت کی ناک خاک میں ملانے کے لئے سرحد پار کر کے نہیں آئے گا۔بھارت تو یہ چاہتا تھا کہ پاکستان خانہ جنگی کا شکار ہو اور تحریک آزادی کشمیر کی حمایت سے باز آئے۔پاکستان میں یہ حالات منظم سازش کے تحت پیدا کر لئے گئے۔تاکہ مسئلہ کشمیر پس منظر میں چلا جائے،دشمن اس سازش میں کامیاب ہو چکا ہے۔پہلے کشمیر میں کسی مسلمان کا خون بہایا جاتا تو پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کے دل جذبہ انتقام سے بھر جاتے تھے۔کشمیر میں جلتے گھروں،اجڑی بستیوں اور منہدم ہونے والی مساجد کا سن کر لوگوں کے دل تڑپ اٹھتے تھے اور پاکستانی مسلمان سر پر کفن باندھ کر میدان میں نکل پڑتے۔اور اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کو آ پہنچتے۔اب یہ سارے مظالم وزیرستان اور سوات میں دہرائے جار ہے ہیں۔ہر طرف لاشیں ہیں،خون ہے اور مظلوموں کے لٹے پٹے قافلے ہیں۔ان حالات میں اب کشمیریوں کا دکھ درد کون سمجھے گا؟ اب ہماری فریاد کون سنے گا؟ چند روز قبل شوپیاں میں بھارتی درندوں کی ہوس کا شکار ہونے والی دو کشمیری بہنوں کے نوحے کون سنے گا؟ جنہیں بھارتی درندوں نے اجتماعی زیادتی کے بعد قتل کر ڈالا۔اے پاکستان کے باسیو! بے شک ہماری مدد نہ کرو۔بے شک تم سوا لاکھ شہیدوں کے خون پر مٹی ڈال دو۔مگر خدا کے لئے اپنا وطن بچالو۔کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ تم دوست دشمن میں تمیز کر سکو۔یہ کفار مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر تمہیں کمزور اور کھوکھلا کرنا چاہتے ہیں۔یاد رکھو! آزادی بہت بڑی نعمت ہے۔اور غلامی کے اندھیرے بڑے مہیب ہوتے ہیں۔غلامی کی ذلت کیا ہے،یہ ہم سے پوچھو،ہمیں نہ عزت سے جینے کا حق ہے اور نہ مرنے کا،نہ ہمارے غم اپنے ہیں اور خوشیوں پر اختیار غلامی کی ذلت اس بھائی سے پوچھو،جس کی آنکھوں کے سامنے اس کی بہن کی چادر عصمت تار تار کی گئی ہو۔غلامی کی ذلت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ہی تو ہزاروں بلکہ لاکھوں کشمیریوں نے اپنے گھروں اور جنت نظیر وادی کو خیر باد کہا اور دیار غیر میں غریب الوطنی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے۔کبھی ایک نظر ان کشمیری مہاجرین کے پر حزیں چہروں پر ڈال دو جو ایک مدت سے اپنوں کی دید کے لئے ترس رہے ہیں۔اس لئے میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتی ہوں۔اپنے ہی ہاتھوں اپنی آزادی کو داؤ پر مت لگاؤ۔یاد رکھو پاکستان ہی تمہاری پہچان اور مان ہے۔خدانخواستہ یہ نہ رہا تو تم اپنی شناخت کھو دو گے۔

یہ فوجی جوان اسی ملک کے بیٹے ہیں۔ انہیں سمجھاؤ، چند "ٹکوں" اور "اوپر" کے حکم کا رونا روکر اپنے ایمان کا سودا مت کرو۔ یہ مت بھولو کہ ان سب کے "اوپر" بھی ایک ذات ہے جس کے آگے ایک دن تمہیں جوابدہ ہونا پڑے گا۔ ان مجاہدین علما اور مدارس نے ہمارا کیا بگاڑا ہے؟ یہ سب تو اسلام کے پاسبان اور رکھوالے ہیں۔ یہ ظلم کرنے والے ہرگز نہیں ہوسکتے۔ یہود و ہنود کی خوشنودی کے لئے اپنے بھائیوں کا قتل مت کرو۔ کیا فوجی آپریشن کے بغیر اس مسئلے کا حل نہیں نکل سکتا تھا؟ خدا کے لئے اب بس کرو۔ مسلمانوں کے دل پھٹ رہے ہیں۔ اسلام رسوا ہو رہا ہے۔ اس سے تو یہ اچھا تھا کہ امریکہ ملعون حملہ کرتا۔ تمہارے اس آپس کے تصادم نے اسلام اور پاکستان کو جو نقصان پہنچایا، اتنا امریکہ کے حملے کرنے سے بھی نہیں ہونا تھا۔ اے فوجی بھائیو! خدا کے لئے کبھی تنہائی میں اس بات پر غور کرو کہ تم کس کی جنگ لڑ رہے ہو۔ ذرا سوچو تمہارا مقام کتنا بلند تھا۔ تم جہاں سے گزرتے تھے مائیں سلام کرتی تھیں۔ تم اپنے ملک کی سرحدوں کے دفاع میں مارے جاتے تو پوری قوم کا سر فخر سے بلند ہوتا۔ جس کو تمہارے سامنے "راہ راست" کا نام دیا جا رہا ہے۔ وہ دراصل ذلت و رسوائی کا راستہ ہے جو سیدھا جہنم میں لے جانے والا ہے۔ خدا کے لئے واپس پلٹ آؤ...... اپنے حقیقی اور ازلی دشمن بھارت کا خیال کرو۔ جو تمہاری بدنظمی کا فائدہ اٹھانے کے لئے دانت تیز کر رہا ہے۔ کاش تم یہ استقامت اور بہادری بھارت کے خلاف دکھاتے۔ کاش! "آپریشن راہ حق" بھارت کے خلاف ہوتا تو کشمیر کی لاکھوں مظلوم مائیں بہنیں تمہارے قدموں کو سلام کرتیں۔ ذرا قیام پاکستان کا وقت یاد کرو، شاید تمہارے آباؤ اجداد کا خون بھی اس وطن کی جڑوں میں شامل ہوگا۔ یاد کرو یہ وطن کتنی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا۔

اس وطن کی مٹی میں خون ہے شہیدوں کا
ارضِ پاک مرکز ہے قوم کی امیدوں کا

سچ تو یہ ہے کہ مجھے کچھ عرصہ قبل ہی قیام پاکستان کے وقت پیش آنے والے دلخراش حالات کا علم ہوا۔ چونکہ کشمیر میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کافروں کے اختیار میں ہیں۔ اس لئے وہاں پر کبھی ان دلخراش داستانوں کا ذکر ہی نہیں سنا۔ جو قیام پاکستان کے وقت لاکھوں شہیدوں کے خون سے رقم ہوئی۔ گزشتہ سال ۱۴ اگست کے موقع پر مولانا محمد مقصود شہیدؒ کی تحریر "لہو رنگ آزادی" کے عنوان سے پڑھی تو صحیح معنوں میں میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے، پاکستانی قوم گزشتہ ۶۱ سالوں سے یہ دلدوز داستانیں پڑھتے اور سنتے آرہی ہے۔ میں حیران اور پریشان ہوں کہ اس قدر بیش بہا قربانیاں دینے کے بعد اس قوم نے اپنی آزادی کی قدر کیوں نہ کی؟ خدا کے لئے اے مسلمانو!...... ان شہیدوں کے خون کی لاج رکھو۔

لو ابھی بھی وقت ہے پاکستان کو بچالو
کیونکہ یہ وطن تمہارا ہے تم ہو پاسباں اس کے

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے۔ (جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ) ☆